جدیدیت کیاہے

ڈاکٹر قاضی عابد**محمد عابد*

Abstract

"Modernity is such a meta discourse which assess capitalism with the help of "Praxis Marxism" Reason was to be applied to all aspects of human existence, above all in the name of freedom, which challenged falsehood an superstation. It has to create it normativity out of itself. Materialistic approach could be seen in key stylistic forebears like Baudelair and Flaubert."

ماڈر ینٹی یعنی ہمہ گیر فکری جدیدیت ایک ایسا میٹاڈسکورس (۱) ہے جو پریکس مارکسزم (۲) کے ذریعے سرمایہ داریت کی ہر شکل کے خلاف مزاحمت کرتا رہتا ہے۔ماڈرینٹی کے اس کورس کو جامع اور پُر مغز بنانے اور اس کے مخصوص علمی ڈسپلن کو قائم کرنے میں متعدد ایسے فلاسفہ اور سائنسدان پائے جاتئے ہیں جن کی ذہنی اور فکری کاوشوں نے ازمنہ وسطیٰ کی ظلمتوں کو ختم کرنے اور فکر و عمل کی روشنی کو پھیلانے میں وقیع کردار ادا کیا۔ان فلاسفر پر بات کرنے سے پہلے ازمنہ وسطیٰ کے متعلق چند باتیں جان لیتے ہیں۔

ازمنہ وسطیٰ جسے تاریک عہد بھی کہاجاتاہے۔یورپ میں چھٹی صدی سے لے کر بارہویں صدی عیسوی تک عموماً تصور کیا جاتاہے اس دوران قرونِ وسطی کے بنیادی ادارے سلطنت ، جاگیرداری اور چرچ شمار کئے جاتے تھے۔ شہری زندگی،خواندگی،آرٹ،فلسفہ سب پر زوال کی کیفیت تھی،الیگزینڈریا کی لاتبریری کو چار دفعہ جلایا گیا تھا۔روم اور یونان کی طرح مادی اور سائنسی بنیادوں پر علم حاصل کرنا جسے پیگن لرننگ کہا جاتا تھا، بھلا دیا گیا تھا، 529 عیسوی میں افلاطون کی اکیڈمی کو بھی بند کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ موئقف یہ اختیار کیا گیا تھا کہ یہ اکیڈمی بُت پرستی سکھاتی ہے۔ اس عہد میں جو فلاسفہ تھے وہ اپنے آپ کو فلاسفہ کہتے ہی نہیں تھے بلکہ وہ اپنے اپ کو تھیلوجینز کہتے تھے۔ ان کا موءقف یہ تھاہم عیسائیت کی تعلیمات کو سمجھارہے ہیں۔ہاں جہاں جہاں فلسفہ کی ضرورت پڑے گی ہم عیسائیت کی تعلیمات سے جوڑکر عیسارئیت کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔اس دور کے دو بڑے نام سینٹ آگسٹن اور سینٹ طامس آکینوس

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، بہاالدین زکریایونیورسٹی' ملتان

** صدر نشین، شعبہ اُردو، بہاالدین زکریایونیورسٹی ملتان

تھے۔ مگر وہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ عقل و فکر کا کام بس اتنا وہ گیا ہے کہ وہ عقیدے اور ایمان کے لئے دلائل وضع کرے۔ دوسری سطح پر خدا کی صفات ان کی قوت ان کی عظمت اور ان کا اقتدار مستحکم کرنے کے لئے عقل و خرد کو استعمال کیا جارہا تھا۔ پھر یہ کہ انسان اور تقدیر کے مسائل بھی زیرِ بحث تھے۔ الغرض "ازمنہ وسطیٰ میں عقیدہ اور ایمان کی حکمرانی تھی۔ مسیحیت کے ہمہ گیر پھیلاءو سے مافوق الفطرت قوتوں پر یقین اتنا مستحکم ہو گیا تھا کہ فلسفے کی قدیم خرد افروزی کی روایت حد درجہ کمزور پڑ چکی تھی۔ خرد افروزی اور عقل و خرد کا کام بس اتنا رہ گیا تھا کہ وہ عقیدہ ایمان کے لئے دلائل وضع کرے"۔(۳)

ردِ عمل کی لہر نے سولہویں صدی کے اواخر اور سترہویں صدی کے آغاز میں کروٹیں لینی شروع کیں۔ ردِ عمل کی یہ لہر اکساہٹ سے شروع ہوئی۔

> It is the urge to innovate in the midest of accelerating changes of their particular modernities. (۴)

ہمارے سامنے ابتدائی سطح پر چار ایسے مفکرین آتے ہیں جو اگر نہ ہوتے تو دورِ جدید کا آغاز وارتقاء نہ ہو سکتا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ فرانسیس بیکن، رینے ڈیکارٹ، جان لاک، کانٹ۔ فرانسیس بیکن (۱۵۶۱-۱۶۲۶ء) عیسوی جس نے جدید سائنس کی داغ بیل ڈالی اور استقرائی طریقہ کار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ بیکن کے بقول چار قسم کے بُت انسانی عقل، منطقی سوچ اور سائنسیت کے راستے میں مذاحمت کرتے ہیں۔ پہلی قسم قبیلے کے بُت (idols of tribe)، جس نے مراد وہ تمام تعصبات و تصورات جو تمام نسلِ انسانی ک فطرت میں پائے جاتے ہیں وہ مشترک ہوتے ہیں۔ ان کو مثبت اور منفی دونوں حوالوں سے دیکھنا چاہیے۔ دوسری قسم غار کے بُت (idols of cave)، جس سے اسکی مراد تھی کہ ہو شخص کی اپنی ذاتی غار ہوتی ہے جس میں بیٹھ کر وہ حقائق کو تعصبات کی عینک سے دیکھتا ہے اور اصل حقائق سے آگاہ ہو نہیں پاتا۔ تیسری قسم بازار کے بُت (idols of marketplace)، اس سے اس کی مراد وہ غلطیاں جو تجارت اور لوگوں کے آپس میں میل جول کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں جس سے غلط فہمیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چوتھی قسم تھیڑ کے بُت (idols of theatre) اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ تھیڑ کے ذریعے پیش کی جانے والی فکر ناظرین کے ذہنوں میں ایک مصنوعی اور اکثر اوقات غلط تاثر پیدا کرتی ہے۔ جس سے لوگوں کے ذہن میں مختلف فلسفے اور نظریات جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اس طرح ایک قسم کا فلسفہ دوسری قسم کے فلسفے کو برداشت نہیں

کرپاتا۔ جس سے ہم خود اپنے نظریات کی جانچ نہیں کر پاتے۔ دوسری قد آور شخصیت رینے ڈیکارٹ(۱۵۹۴-۱۶۵۰ء)ہے جس نے اپنے مشہور مقولے "میں سوچتا ہوں اس لئے میں ہوں"(Cogito ergo sum) سے فلسفے کو عقیدے کی دست بستہ غلامی سے نجات دلائی یوں اس کا نظریہ عقلیت پسندی کی بنیاد بنا۔ تیسرا بڑا نام جان لاک (1632-1704ء)

ہے۔ جس نے کہ ذہنِ انسان پیدائش کے وقت سادہ سلیٹ یالوحِ غیر منقوش ہوتا ہے۔اب ذہنِ انسان خارجی حس جسے وہ تحسس (sensation)اور داخلی حس جسے وہ تفکر (reflection)کا نام دیتا ہے کو ذریعے تصورات ثبت کرتا چلا جاتا ہے۔لاک کے تجربیت پسندی پر اتنا زور دینے کی وجہ سے سائنس کی دنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا ہوا۔اور تجربات کرنے میں ان سے نتائج اخذ کر کے نظریہ سازی کا عمل شروع ہوا۔چوتھا بڑا نام کانٹ(۱۸۵۴-۱۷۲۴ء) جس نے ڈیوڈ ہیوم کی تشکیک کا جواب دے کر سائنس اور استقراء پر علمی دنیا کا اعتماد بحال کیا۔اس کے ساتھ ساتھ ڈارون کے انوائے حیوانات اور دوسرے نظریات، فرائیڈ کا ذہنی کا ساخت کا مطالعہ مادیت پسند نقطہ نظر سے کرنا، آئن سٹائن کا کائنات کی ساخت کا مطالعہ سارتر کا وجودیت کا فلسفہ اور مارکس کے مادی و معاشی تاریخ کے نظریات یہ سب بیانیے ایک ایسے عملی ڈسپلن کو پیش کرتے ہیں جو "عقل" اور آزادی کا پرچار کرتا ہے۔یہ ڈسکورس مابعد طبیعی سوچ کو مرکز سے ہٹا دینا چاہتا ہے۔دوسرے معنوں روشن خیالی کا یہ پروجیکٹ "وحی" کی بجائے "عقل" کو مرکز میں لا کھڑا کرتا ہے۔رچرڈ لی ہان درسے لکھتے ہیں کہ۔

> The enlightenment with its emphasis upon reason and science challenged falsehood and superstation .(۵)

روشن خیالی کا یہ پروجیکٹ خود شعوری اور خود مختار تھا اسے غیر مشروط سمجھداری پر مشتمل رویہ بھی کہہ سکتے ہیں۔کانٹ نے درست لکھا ہے۔

> Enlightenment is men's emergence from his self-incurred immaturity...ones own understanding without guidance of another.(۶)

اسکا مطلب یہ ہوا کہ روشن خیالی کا منشور جو جدیدیت کے فکری خمیر کی اٹھان ہے وہ سوچنے سمجھنے والے ایسے

فرد کو مرکز میں رکھتا ہے جو پہلے سے متعین شعور کو ذہن میں رکھنے کی بجائے عقلیت اور منطقیت کی بنیاد پر اپنے اصول و قواعد مرتب کرتا ہے گویا جدیدت کا منشور عقل اور آزادی پر مشتمل کھلا سیاق و سباق رکھتا ہے۔ ہیبر ماس نے اس حوالے سے درست لکھا ہے۔

> Moderanity can and no longer will borrow the criteria by which it takes it orientation from models supplied apoch; it has to create it normativity out of itself.(۷)

ماڈرینٹی کا فکری ڈسپلن ہر دور میں اپنی تعبیرِ نو بنیادی اقدار "عقل" اور "آزادی" سامنے رکھتے ہوئے کرتا رہتا ہے۔ اس تعبیرِ نو کو شروع کرنے والی کیفیت" پس جدیدیت" کہلاتی ہے جو سابقہ جدیدیت کے اندر ہوتی ہے۔ جو پھر ایک جدیدیت کو ہمارے سامنے لانے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اسطرح "پس جدیدیت" "جدیدیت" سے پہلے موجود ہوتی ہے اور رہتی ہے۔ جسکا کام نئی جدیدیت کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ لیوتار کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

> The postmodern would be that which, in the modern, puts forward the unpresentable in presentation itself.(۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ

> A work can become modern only if it is first post modern.(۹)

جدیدیت اور پس جدیدیت کا تعلق فلسفیانہ نوعیت کا ہے تاریخی نہیں ہے۔ ذرا ٹیری ایگلٹن کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

> It (postmodernism) does not comes after modernism in the sense that positivism comes after idealism, in the sense that recognition that the emperor has not clothe come after gazing upon him. (۱۰)

ہمہ گیر فکری جدیدیت ایک ایسا میٹا ڈسکورس ہے جو اپنا جمالیاتی اظہار تعمیر و تخریب کے حامل اسلوب کی صورت میں کرتا ہے یہ جمالیاتی اظہار جزوی ہوتا ہے کیونکہ فکری جدیدیت کا ڈسکورس بقول لیوتار ایک شاندار علامتی اظہار ہے جس کو مکمل صورت میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال جدیدیت یونانی الا صل ہے۔ جس کی بنیاد مادیت ہے۔ جدیدت کا جمالیاتی ڈسکورس عقائد کی توڑ پھوڑ سے شروع ہوتا ہے اور یہی اصول اسکا مستقل ہے۔ ذرا لیوتار کا یہ بیان دیکھئے۔

> Moderanity in whatever age it appears, cannot exist without a shattering of belief...........(۱۱)

جمالیاتی جدیدیت پر ڈارون کے بھی بڑے گہرے اثرات ہیں۔ اگر ہم چارلس بودلیئر کی نظموں کا مطالعہ کریں تو ہمیں سائنسی اور مادی نقطہ نگاہ دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً بودلیئر کی نظم unecharongne موت کے بعد جسم کے گلنے سڑنے کا جو وضاحتی بیان رکھتی ہے صرف اسے ہے حقیقت کے طور پر مانا گیا ہے۔ یہ ڈارون کے جانوروں کے گلنے سڑنے کے نقطہ نظر کو آگے بڑھاتی ہے اور مذہبی بیانیے کو رد کرتی ہے، اصولوں سے انحراف کرتی ہے، نروس سسٹم کو استعمال کرتی ہے۔

> Buadelaire's modernism rests rather on his sense of modernity. (۱۲)

اس طرح بوودلیئر کے مادیت پسند رویے کے حوالے سے ڈیوڈ ویور کے الفاظ دیکھئے۔

> Baudelaire's sarcastic attitude toward the convention of romanticism is an implicit attack on religion as well, bacuse The romantic movement was strongly connected to Christianity on France.(۱۳)

اس سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ رومانویت کا جدیدیت کو اسلوب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ جدیدیت کا اسلوب اپنے جوہر میں خالص عقلی اور مادی حقیقتوں کو اپنے پیشِ نظر رکھتا تھا۔ اس اسلوب کی مادی حقیقتیں رسی کے ریشوں کی طرح بیشمار رنگ رکھتی تھیں مگر متحد ہو کر اپنا خالص اسلوب جسے Ben Huchinson نے خالص اسلوب (Pure Style) کہا ہے جو عقلی اور مادی حقیقتوں کا آئینہ دار ہے۔ اسی طرح فلا بیئرٹ کا اسلوب بھی

رومانویت اور سابقہ چرچ کی حقیقت نگاری کے خلاف تھا۔

> Falwaberts obsession with style can thus be read as a kind of *aufhebung of the antitheses of the romanticism and realism. (۱۴)

جمالیاتی جدیدیت کے یہ دو مرکزی اصول نگار ہیں۔ جن کی نثر و شاعری سراسر مادیت پر استوار ہے جس میں علامت نگاری اور رومانویت کی بجائے ترقی پسندی، حقیقت نگاری اور ماڈرینٹی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تعمیر و تخریب کے حامل اس اسلوب(Decadence) کے بارے میں ڈیوڈ ریور کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

> I establish decadence as an esthetic category. I distinguish it from bohemianism..... The bohamion is closely affiliated with romanticism.... Decedence and bohemianism are literary neighborhoods with boundaries that some time touch or overlap but separate locals nonetheless.(۱۵)

اس طرح جدیدیت کا یہ پروجیکٹ اب لیٹ سرمایہ داریت کے تیسرے فیز میں داخل ہو چکا ہے۔ جہان سیاسی اور ثقافتی مطالعات کے ذریعے ہمہ گیر فکری جدیدیت سرمایہ داریت کی مختلف شکلوں کے خلاف مذاحمت کر رہی ہے۔

یہ تو تھا جدیدیت کے بارے میں ایک نقطہ نظر، اس پروجیکٹ کے بارے میں ایک اور نقطہ نظر بھی ہے جس نے روشن خیالی اس پروجیکٹ کے نقطہ نظر کا از سرِ نو جائزہ لیا ہے۔ اس حوالے سے ہیبر ماس اور برونو لٹور کے نام اہم ہیں ۔ہیبر ماس نے اپنے مضمون "An Incomplete Project of modernaity" اور ایک کتاب "The philosophical Discourse of modernatiy" کے ذریعے اور برونو لٹور نو اپنی کتاب "We have never been modern" کے ذریعے واضح کیا جن کا لُبِ لباب یہ ہے کہ اصل جدیدیت کا پروجیکٹ آزادی اور اقلیت کے حامل ایسے انسان کو مرکز میں رکھنا چاہتا ہے جو "مکالماتی تعقل"(۱۶) کو پیشِ نظر رکھتا ہے جو غیر مشروط سمجھداری پر یقین رکھتا ہے جس کی نظر اجتماعی انسانی جوہر اور انسانی سوسائٹی کی تشکیل

دینے والے عوامل پر ہوتی ہے۔ مگر ہوا یہ کہ فرانسیسی انقلاب میں جہاں از منہ وسطیٰ کے مقتدر طبقے کا خاتمہ کیا اور محکو موں کی آواز کو اُبھارنے کی کوشش کی وہاں وہ ایک مقتدر کلاس کو ہٹانے کے بعد دوسری مقتدر کلاس کا آئینہ دار بن کر رہ گیا۔ یہ نئی کلاس جو بظاہر اپنے خیالات "عقل" اور "آزادی" جیسی اقدار پر استوار کرنے کا دعٰوی کرتی ہے وہ اصل میں ایسے انسان کو مرکز میں رکھتی ہے جو محکوم اور پسے ہوئے انسان سے مکالمہ کرنے کی بجائے " مارکیٹنگ ماڈرنیٹی "(۱۷) کے منشور سے اپنی بالادستی کو اور مستحکم کرنا چاہتی ہے جس کی تشہیر نام نہاد جدیدت اور پس جدیدیت کے شارحین اپنے اپنے فکری نظام سے کر رہے ہیں یہ "منشور مرکوز سمجھداری "(۱۸) ہر انسان کو جرنیلی حکم کے تحت ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا چاہتی ہے جو انسان سوسائٹی کو ہل دینے کی بجائے محض منطقی اثباتیت اور لایعنیت پر مشتمل ادبی سرگرمی تک محدود رکھ رہی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1۔ڈسکورس(Discourse)

ڈسکورس سے مراد ایسا جامع اور پُر مغز مباحثہ ہوتا ہے جو اپنا مخصوص علمی ڈسپلن رکھتا ہے یہ تین سطحوں پر اپنی تعبیر کرتا ہے پہلی سطح پر متن مرکوز حیثیت سے سطح پر موضوع کی تہہ داریت اور تغیریت کے حوالے سے تیسری سطح پر سماج مشق کی حیثیت سے، میں نے یہاں ڈسکورس کو دوسرے معنے میں بھی لیا ہے یعنی فوکو کے طاقت کے معنوں میں۔مزید دیکھے Jan Blammaert کی کتاب Discourse۔

2۔پریکس مارکسزم

Prexis لاطینی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی انسانی عمل اور انسانی مستعدی کے دیئے جاسکتے ہیں ۔Prexis کا مفہوم اپنی طویل فلسفیانہ تاریخ رکھتا ہے جو ارسطو سے لے کر ہیگل تک موجود ہے پھر مارکس نے اسے اپنے مضامین The economic and Philosophical manuscripts اور Thesis on feuerbach کے ذریعے پیش کیا جس کے مطابق پریکسز مارکسزم اپنا جامع تصور نہیں رکھتی۔آر تھوڈوکس یا میکانکی ماکسزم کی طرح بلکہ یہ اپنا سیاق و سباق کھلا رکھتی ہے۔جو ہر دور میں انسان عمل اور ماحول کی مادی جدلیات سے اپنی تعبیرِ نو کرتا رہتا ہے۔مزید دیکھئے Jonathan Joseph کی کتاب Marxism and social theory اور انٹونیو گرامچی کی The Gramsci reader

3۔ نعیم احمد، ڈاکٹر، معاصر فکری تحریکیں، مئی 2016ء مجلس ترقی ادب لاہور، صفحہ ۹۴

4. Susan Stanford fridman, Plantry modernism 2015, Columbia University Press Page 332.

5. An Answer to the question what is enlightenment, Immanuel Kant, from modernism to post modernism by Lawrence E Cahoone 2000 Black well publishers P.8.

6. RichardLehan, literary modernism and beyond 2009, Lousiana State University Press P.31.

7. JurgenHaberman, the philosophical discourse of modernaity

translated by Frederick Lawrence, 1998, Polity Press P7.

8. Jean Francois Layatard, the postmodern condition: A Report of knowledge Manchester University Press P.81.
9. Same as P.80
10. Terry Eagleton, The Illusions of Postmodernism 1996 Black well publishers P.29.
11. 8. Jean Francois Layatard, the postmodern condition: A Report of knowledge Manchester University Press P.77.
12. Ben Hutchison, Modernism and style, 2011, Pual Grove macmillan, P.104.
13. David Weir, Decadence and the making of modernism, 1995, University of Massachusetts press, P.xii
14. Ben Hutchison, Modernism and style, 2011, Pual Grove macmillan, P.97.
15. David Weir, Decadence and the making of modernism, ,P.xv

16۔مکالماتی تعقل(Communicative reason)

یہ اصطلاح ہیبر ماس کی مرکزی اصطلاح ہے جس سے مراد ایک فرد کو دوسرے فرد کے ساتھ ،ایک فرد کا دھرتی کے ساتھ ،اور ایک سماجی شعور کا دوسرے سماج کے ساتھ آزاد مکالمہ ہوتا ہے۔ یہ اوپر سے مسلط کئے ہوئے کسی منشور کی اندھی تقلید کو پسند نہیں کرتا۔ اس حوالے سے ہیبر ماس کی کتاب The Philosophical Discourse of Moderanity اور An Alternative way out of the Philosophy of the Subject: conmmunicative verses Subject: Centered Reason جیسا مضمون دیکھا جا سکتا ہے۔

17۔مارکیٹنگ ماڈرینٹی(Marketing Modernity)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ماڈرینٹی کے نام پر اپنی ایک خاص فکر کو لانچ کرنا جو بظاہر عقلیت اور منطقیت کے

طرزِ عمل کو اختیار کرتی ہے مگر اندر سے وہ کسی دوسرے کی بات تک سننا نہیں چاہتی، اپنی بالا دستی کو مستحکم کرنا چاہتی ہے۔ مزید دیکھیےIra Nadil کی کتاب modernisms second act: A cultural narrative

18۔منشور مرکوز عقلیت(Subject Centered Reason)

اس سے مراد وہ عقل جو مکالمہ نہیں بننا چاہتی جس نے اپنے فکری خمیر کو ہی سب انسانوں کے لئے حرفِ آخر سمجھ لیا ہوتا ہے وہ اس بدلنا نہیں چاہتی بلکہ اسی سے سب کو ہانکنا چاہتی ہے اور یہی کام فرانس کی عقلیت نے کیا اور اب نئی شکل میں جین بادریلا، جیکوئس دریدا کر چکے ہیں۔ مزید ہیبر ماس کا کام اس حوالے سے دیکھا جا سکتا ہے۔

Aufghebung *

یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جسکا مطلب ہے ترک کر دینا رد کر دینا معطل کر دینا